2150- سرعام بولی والی بیع کا حکم

سوال

ان بولیوں میں جس میں یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ اس میں شرکت کرنے والا بولی میں شامل ہونے سے قبل کچھ رقم جمع کرائے ان بولیوں کا حکم کیا ہے ؟
اور موجودہ دور میں معروف بولی والی بیع جس میں سب سے زیادہ بولی دینے والے کو چیز فروخت کی جاتی ہے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بولی والی بیع میں جب شرعی شروط پائی جائیں تو یہ بیع صحیح ہے، جمہور اہل علم کا مسلک یہی ہے، انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث کو دلیل بنایا ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچھونا (زمین پر بچھانے والی چٹائی یا پھر جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا پردہ) اور ایک پیالا فروخت کیا اور فرمایا :

یہ بچھونا اور پیالا کون خریدے گا ؟ تو ایک شخص نے کہا میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایک درہم سے زیادہ کون دے گا ؟ ایک درہم سے زیادہ کون دے گا ؟ تو ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو درہم دیے اور انہیں خرید لیا" سنن ترمذی حدیث نمبر (1139). امام ترمذی حدیث روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں : یہ حدیث حسن ہے، اور ہم اسے الاخضر بن عجلان کی حدیث کے علاوہ کسی اور سے نہیں پہچانتے ؟ . . . اور اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے اور وہ مواریث اور غنائم میں زیادہ دے کر خریدنے والی بیع میں کوئی حرج نہیں دیکھتے، اور یہ حدیث معمر بن سلیمان، اور کئی ایک بڑے لوگوں نے اخضر بن عجلان سے روایت کیا ہے .

اور ذیل میں اس بیع کی تعریف اور اس کے متعلقہ چند ایک قواعد وضوابط کا ذکر کیا جاتا ہے :

1– بولی کا معاہدہ اور سودا یا عقد :

ایسے معاوضے کا عقد اور معاہدہ جو لکھ کر یا آواز لگا کر بولی میں شرکت کرنے والوں کی رغبت کے لیے کیا جائے اور یہ عقد فروخت کرنے والے کی رضامندی کے وقت مکمل ہوتا ہے .

2– حسب موضوع فروخت اور کرایہ وغیرہ اور اس کے حسب طبیعت عقد ومعاہدے کی بھی کئی ایک انواع واقسام ہیں، مثلا : اختیاری : جیسا کہ افراد کے مابین عام بولی، اور ایک قسم اجباری ہے جیسا کہ وہ بولیاں جو ادائیگی واجب کرتی ہو، اور عام اور خاص کمپنیوں اور حکومتی اداروں اور افراد کی محتاج ہو.

3– بولی کے عقد اور معاہدے میں لکھے جانے والے معاملات اور شروط وقواعد وضوابط چاہے وہ دفتری ہوں یا قانونی ان سب میں ضروری ہے کہ یہ شریعت اسلامیہ کے احکام سے تعارض نہ رکھے اور مخالف نہ ہو.

4– بولی میں شامل ہونے والوں سے زرضمانت کے طور پر کچھ رقم لینا شرعا جائز ہے، اور یہ ضروری اور واجب ہے کہ ہر اس شرکت کرنے والے کو جو اس بولی میں خریداری نہ کرسکے اسے زرضمانت والی رقم واپس کردی جائے، اور جو بولی دینے میں کامیاب ہو جائے زرضمانت قیمت میں شامل کرلی جائے.

5– بولی میں شرکت کرنے کی فیس لینے میں کوئی شرعا کوئی حرج نہیں – یعنی شروط والی کاپی اور اوراق کی اصلی قیمت سے زیادہ نہ ہو– کیونکہ یہ فیس ان اوراق کی قیمت ہے.

6–دھوکہ اور فراڈ حرام ہے، اس کی کئی ایک صورتیں ہیں :

ا–کوئی ایسا شخص بولی میں اضافہ کرے جو خریدنا نہیں چاہتا لیکن صرف خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہے.

ب–جو خود نہیں خریدنا چاہتا لیکن وہ خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے بولی میں فروخت کی جانے والی چیز کو بہت اچھا بیان کرے اور کہے کہ اسے اس کا تجربہ ہے اور اس کی تعریف کرے تا کہ خریدار اس کی قیمت میں اضافہ کرے.

ت–سامان فروخت کرنے والا یا اس کا وکیل یا پھر بولی بولنے والا ایجنٹ جھوٹا دعوی کرے کہ اس نے اس میں کچھ محدود رقم کی ادائیگی کی ہی تا کہ بھاؤ لگانے والے پر خلط ملط کرے.

ث–شرعی طور پر ممنوعہ دھوکہ کی صورتوں میں سمعی اور مرئی اور پڑھے جانے والے وسائل پر اعتماد کرنا جو ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، یا پھر خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے قیمت زیادہ کر دینا، اور اسے معاہدے کرنے والے پر ڈال دینا بھی شامل ہے.

واللہ تعالی اعلم.